روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 25/اپریل 2012ء 4 جمادی الاول 1433 ہجری 28/امان 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 96

نکاح وطلاق میں سنجیدگی واحتیاط

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

تین باتیں ایسی ہیں جن کی سنجیدگی تو سنجیدگی ہے ہی، ان میں مذاق بھی سنجیدہ شمار ہوگا۔ وہ ہیں نکاح، طلاق اور طلاق سے رجوع۔

(ترمذی کتاب الطلاق باب ماجاء فی الجد والھزل فی الطلاق حدیث نمبر:1104)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تمام دنیا میں انسانی فطرت نے یہی پسند کیا ہے کہ ضرورتوں کے وقت میں مرد عورتوں کو طلاق دیتے ہیں اور مرد کا عورت پر ایک حق زائد بھی ہے کہ مرد عورت کی زندگی کے تمام اقسام آسائش کا متکفل ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے یعنی یہ بات مردوں کے ذمہ ہے کہ جو عورتوں کو کھانے کے لئے ضرورتیں ہوں یا پہننے کے لئے ضرورتیں ہوں وہ سب ان کے لئے مہیا کریں۔ اس سے ظاہر ہے کہ مرد عورت کا مربی اور محسن اور ذمہ دار آسائش کا ٹھہرایا گیا ہے اور وہ عورت کے لئے بطور آقا اور خداوند نعمت کے ہے۔ اسی طرح مرد کو بہ نسبت عورت کے فطرتی قویٰ زبردست دیئے گئے ہیں یہی وجہ ہے کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے مرد عورت پر حکومت کرتا چلا آیا ہے اور مرد کی فطرت کو جس قدر باعتبار کمال قوتوں کے انعام عطا کیا گیا ہے وہ عورت کی قوتوں کو عطا نہیں کیا گیا اور قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ اگر مرد اپنی عورت کو مروت اور احسان کی رو سے ایک پہاڑ سونے کا بھی دے تو طلاق کی حالت میں واپس نہ لے۔ اس سے ظاہر ہے کہ عورتوں کی کس قدر عزت کی گئی ہے۔ ایک طور سے تو مردوں کو عورتوں کا نوکر ٹھہرایا گیا ہے۔ اور بہرحال مردوں کے لئے قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ (۔) یعنی تم اپنی عورتوں سے ایسے حسن سلوک سے معاشرت کرو کہ ہر ایک عقلمند معلوم کر سکے کہ تم اپنی بیوی سے احسان اور مروت سے پیش آتے ہو۔

علاوہ اس کے شریعت (۔) نے صرف مرد کے ہاتھ میں ہی یہ اختیار نہیں رکھا کہ جب کوئی خرابی دیکھے یا ناموافقت پاوے تو عورت کو طلاق دیدے بلکہ عورت کو بھی یہ اختیار دیا ہے کہ وہ بذریعہ حاکم وقت کے طلاق لے لے۔ اور جب عورت بذریعہ حاکم کے طلاق لیتی ہے تو (۔) اصطلاح میں اس کا نام خلع ہے۔ جب عورت مرد کو ظالم پاوے یا وہ اس کو ناحق مارتا ہو یا اور طرح سے ناقابل برداشت بدسلوکی کرتا ہو یا کسی اور وجہ سے ناموافقت ہو (۔) یا ایسا ہی کوئی اور سبب پیدا ہو جائے جس کی وجہ سے عورت کو اس کے گھر میں آباد رہنا ناگوار ہو تو ان تمام حالتوں میں عورت یا اس کے کسی ولی کو چاہئے کہ حاکم وقت کے پاس یہ شکایت کرے اور حاکم وقت پر یہ لازم ہوگا کہ اگر عورت کی شکایت واقعی درست سمجھے تو اس عورت کو اس مرد سے اپنے حکم سے علیحدہ کر دے اور نکاح کو توڑ دے۔ لیکن اس حالت میں اس مرد کو بھی عدالت میں بلانا ضروری ہوگا کہ کیوں نہ اس کی عورت کو اس سے علیحدہ کیا جائے۔

اب دیکھو یہ کس قدر انصاف کی بات ہے کہ جیسا کہ (۔) یہ پسند نہیں کیا کہ کوئی عورت بغیر ولی کے جو اس کا باپ یا بھائی یا اور کوئی عزیز ہو خود بخود اپنا نکاح کسی سے کر لے ایسا ہی یہ بھی پسند نہیں کیا کہ عورت خود بخود مرد کی طرح اپنے شوہر سے علیحدہ ہو جائے بلکہ جدا ہونے کی حالت میں نکاح سے بھی زیادہ احتیاط کی ہے کہ حاکم وقت کا ذریعہ بھی فرض قرار دیا ہے تا عورت اپنے نقصان عقل کی وجہ سے اپنے تئیں کوئی ضرر نہ پہنچا سکے۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23ص 288)

ماہر امراض جلد کی آمد

مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد مورخہ 29/اپریل 2012ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لائیں گے۔ ضرورت منداحباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور شعبہ پرچی روم سے قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

یادداشت کی کمزوری کے متعلق سیمینار

مورخہ 2 مئی 2012ء کو صبح 11:30 بجے فضل عمر ہسپتال ربوہ کے زیرانتظام سیمینار ہال میں Dementia (Alzimer Disease) یادداشت میں کمزوری سے متعلق ایک سیمینار کا اہتمام کیا جارہا ہے جس میں مکرم ڈاکٹر عمران حیدر صاحب سائیکاٹرسٹ خطاب کریں گے۔ یہ سیمینار ایسے احباب وخواتین کیلئے مفید ثابت ہوگا جو یادداشت میں کمی کے مریضوں کی دیکھ بھال پر مامور ہوں۔ احباب وخواتین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اجازت نامے دفتر انتظامیہ فضل عمر ہسپتال سے دفتری اوقات میں وصول کرلیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مشعل راہ

میاں بیوی ایک دوسرے کے حقوق کی حفاظت کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 5 مارچ 2004ء میں سورۃ النساء کی آیت 136 تلاوت کی اور فرمایا:۔

سلیمان بن عمرو بن احوص اپنے والد عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے ایک لمبی روایت کرتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے موقع پر آپ نے فرمایا تھا اس میں کچھ حصہ جو عورتوں سے متعلق ہے وہ یہ ہے کہ: ’’سنو! تمہارا تمہاری بیوی پر ایک حق ہے، اسی طرح تمہاری بیوی کا بھی تم پر ایک حق ہے تمہارا حق تمہاری بیویوں پر یہ ہے کہ وہ تمہارے بستروں پر ان لوگوں کو نہ بٹھائیں جن کو تم ناپسند کرتے ہو اور نہ وہ ان لوگوں کو تمہارے گھروں میں آنے کی اجازت دیں جن کو تم ناپسند کرتے ہو، اور تمہاری بیویوں کا تم پر یہ حق ہے کہ تم ان سے ان کے کھانے کے معاملے میں اور ان کے لباس کے معاملے میں احسان کا معاملہ کرو‘‘۔

(ترمذی کتاب الرضاع باب ما جاء فی حق المرأۃ علی زوجھا)

اس روایت میں یہ بیان ہوا ہے کہ گھر کے ماحول کو انصاف اور عدل کے مطابق چلانا ہے تو میاں اور بیوی دونوں کو ایک دوسرے کا خیال رکھنا ہوگا ان کے حقوق کی حفاظت کرنی ہوگی، عورتوں کو کس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ان کے گھروں میں آنے والیاں عورتوں کی سہیلیاں ہی ہوتی ہیں ایسی نہ ہوں جن کو خاوند گھروں میں آنا پسند نہیں کرتے اور اپنی دوستیاں بھی ان سے ناجائز یا جائز نہ بنائیں، اگر خاوند پسند نہیں کرتا کہ گھروں میں یہ لوگ آئیں تو نہ آئیں۔ ہوسکتا ہے کہ بعض گھروں کے معاملے میں خاوند کو علم ہو اس کی وجہ سے وہ پسند نہ کرتا ہو کہ ایسے لوگ گھروں میں آئیں۔ یہ باتیں ایسی ہی ہیں کہ خاوند کی خوشی اور رضا مندی کی خاطر عورتوں کو برا ماننا بھی نہیں چاہئے اور جو خاوند کہتے ہیں مان لینا چاہئے۔ اس حدیث میں دوسری بات یہ بیان کی گئی ہے کہ خاوندوں کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ اہل وعیال کا جو حق ہے وہ ادا کریں، گھر کے اخراجات اور ان کے لباس وغیرہ کا خیال رکھیں۔ اس کی وضاحت تو میں پہلے ہی کر چکا ہوں۔

حضرت اقدس مسیح موعود (مردوں کے لئے) فرماتے ہیں: دل دکھانا بڑا گناہ ہے اور لڑکیوں کے تعلقات بہت نازک ہوتے ہیں جب والدین ان کو اپنے سے جدا اور دوسرے کے حوالے کرتے ہیں تو خیال کرو کہ کیا امیدیں ان کے دلوں میں ہوتی ہیں اور جن کا اندازہ انسان عَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ کے حکم سے ہی کر سکتا ہے۔

(البدر جلد 3 صفحہ 26-8/جولائی 1904ء بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود جلد 2 صفحہ 216)

پھر اولاد سے بھی بعض لوگ بے انصافی کر جاتے ہیں۔ بعض کو بے جا لاڈ سے بگاڑ دیتے ہیں اور بعض پر ضرورت سے زیادہ سختی کر کے بگاڑ دیتے ہیں تو پھر ایسے بچے بڑے ہو کر بعض دفعہ اپنے باپوں سے بھی نفرت کرنے لگ جاتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو دور کرنے کے لئے اور انصاف قائم کرنے کے لئے بڑی باریکی سے خیال رکھتے ہوئے ہمیں تعلیم دی ہے۔

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں ان کے اباّ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے اور عرض کیا میں نے اس بچے کو ایک غلام تحفہ دیا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو ایسا تحفہ دیا ہے۔ میرے ابا نے عرض کیا نہیں حضور، آپؐ نے فرمایا یہ تحفہ واپس لے لو۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد سے انصاف اور مساوات کا سلوک کرو۔ اس پر میرے والد نے وہ تحفہ واپس لے لیا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا مجھے اس ہبہ کا گواہ نہ بناؤ کیونکہ میں ظلم کا گواہ نہیں بن سکتا۔

(بخاری کتاب الھبہ باب الھبہ للولد واذا اعطی بعض ولدہ شیئا)

(روزنامہ الفضل 15 جون 2004ء)

محترم میاں محمد صدیق صاحب بانی کی خدمت خلق

مکرم شریف احمد بانی صاحب اپنے والد محترم میاں محمد صدیق صاحب بانی کی خدمت خلق کے میدان میں گراں قدر خدمات کا اس طرح تذکرہ کرتے ہیں کہ:

1964ء میں جماعت احمدیہ کلکتہ کے سولہ احباب وخواتین نے حج بیت اللہ شریف کا ارادہ کیا۔ ان میں محترم میاں محمد صدیق صاحب بانی اور میری والدہ محترمہ بیگم زبیدہ بانی صاحبہ بھی شامل تھے۔ یہ لوگ اپنی سفری دستاویزات مکمل کروانے کے بعد کلکتہ سے بذریعہ ہوائی جہاز بمبئی پہنچے اور اس مبارک سفر کی ساری تیاریاں مکمل ہوگئیں۔ لیکن روانگی سے صرف ایک روز پہلے علم ہوا۔ کہ بعض لوگوں کی شرارت اور غلط پراپیگنڈا کی وجہ سے سعودی کونسل نے ویزا دینے سے انکار کر دیا۔ اس اطلاع سے ان سولہ عازمین حج کو بہت دکھ ہوا۔ والد صاحب نے تمام رقم جو حج کے لئے خرچ ہونی تھی۔ راہ خدا میں دے دی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس قربانی کو ضائع نہیں کیا اور آٹھ سال بعد اللہ تعالیٰ نے میرے والدین کو حج کی سعادت سے سرفراز کیا اور ان کی خدمت کے طفیل خاکسار کو حج کرنے کی توفیق عطا فرمائی خانہ کعبہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ خانہ کعبہ میں مانگی جانے والی دعا رائیگاں نہیں جاتی میری والدہ نے خانہ کعبہ میں بڑے درد سے یہ دعا مانگی تھی۔ کہ جس طرح نہر زبیدہ مکہ والوں کو پانی فراہم کر رہی ہے۔ مجھے بھی خدمت خلق کی کسی ایسی عظیم الشان خدمت کی توفیق عطا فرما۔ درد دل سے مانگی ہوئی یہ دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے خاندان کو توفیق دی۔ کہ ربوہ میں فضل عمر ہسپتال کے بیگم زبیدہ بانی ونگ کا منصوبہ پایہ تکمیل کو پہنچا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خاص شفقت فرمائی۔ خواتین کے لئے اس علیحدہ ونگ کی منظوری دی۔ مزید برآں ’’بیگم زبیدہ بانی ونگ‘‘ نام رکھنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اس خدمت کو قبول فرمائے اور اس کا اجر میرے بزرگ والدین کو پہنچتا رہے۔

جب یہ منصوبہ مکمل ہوگیا۔ تو خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کی خدمت میں درخواست کی کہ اسی قسم کا ایک ونگ میں اپنے والد میاں محمد صدیق بانی صاحب کی طرف سے بنانا چاہتا ہوں۔ حضور کی طرف سے ارشاد موصول ہوا۔ کہ ’’طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ‘‘ کے نام سے ایک عظیم الشان منصوبہ شروع کیا جا رہا ہے۔ آپ اسی میں شامل ہو جائیں۔ چنانچہ خاکسار نے حضور کی خدمت میں درخواست بھیج دی اور وہ تمام رقم جو میں خرچ کرنے کی نیت کر چکا تھا۔ حضور پُرنور کی خدمت میں پیش کر دی۔ حضور نے کمال شفقت سے میری درخواست منظور فرمائی اور جب یہ عظیم الشان ہسپتال مکمل ہوگیا۔ تو اس کی چوتھی منزل کو بیگم زبیدہ بانی ونگ کی عمارت سے ایک برج کے ذریعہ ملا دیا گیا اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کی چوتھی منزل کو ’’صدیق بانی فلور‘‘ کا نام عنایت فرمایا۔

رفاہ عامہ کے کاموں کے والد صاحب متلاشی رہتے تھے اور ہمیشہ اس فکر میں رہتے تھے۔ کس کام میں مالی تعاون کر کے آپ ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ بیشمار رفاہی کاموں میں آپ نے حصہ لیا۔ بیوت الذکر اور ہسپتال کی تعمیر میں آپ کو خاص دلچسپی تھی۔ چنیوٹ اور کلکتہ میں بیوت الذکر کی تعمیر میں آپ کا حصہ بہت نمایاں ہے۔ ربوہ کی بنیاد رکھنے کے بعد جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فضل عمر ہسپتال کی بنیاد رکھی۔ تو آپ نے اس وقت تین کمروں کی تعمیر کا پورا خرچ ادا کیا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ہسپتال کے انچارج تھے۔ اس زمانے میں ایک ایمبولینس خرید کر ہسپتال کے لئے دی۔

سید نور عالم صاحب ایم۔ اے مرحوم سابق امیر جماعت کلکتہ نے آپ کے بارہ میں لکھا:۔

اڑیسہ کے ایک غریب نوعمر لڑکے نے بانی صاحب مرحوم کو اپنا حال لکھا اور امداد طلب کی۔ اس لڑکے کی ایک ٹانگ کسی حادثہ کی وجہ سے ڈاکٹروں نے کاٹ دی تھی اور وہ ایک معطل زندگی گزارنے پر مجبور تھا۔ بانی صاحب نے اس کو کلکتہ بلوالیا۔ خود ڈاکٹروں کے پاس لے کر گئے اور بعد مشورہ آرڈر دے کر مصنوعی ٹانگ بنوائی دوران قیام اس لڑکے کے تمام مصارف کے متکفل رہے۔ بالآخر نئی ٹانگ کے ساتھ اسے سٹیشن پہنچایا۔ ہاتھ میں ٹکٹ دے کر ٹرین پر بٹھایا اور خدا حافظ کہہ کر گھر آئے۔

بانی صاحب کو قادیان اور درویشان قادیان سے والہانہ محبت تھی۔ تقریباً ہر سال جلسہ سالانہ کے موقع پر قادیان جاتے اور درویشوں کے پہننے اور اوڑھنے کا کافی سامان ساتھ لے جاتے ایک بار دسمبر کے شروع میں خاکسار بانی صاحب مرحوم سے ملنے ان کے گھر گیا۔ دیکھا کہ کمرے میں ہر طرف بے ترتیبی سے پارچات اور کمبلوں کے بنڈل رکھے ہوئے ہیں اور بانی صاحب زمین پر بیٹھے ہوئے کپڑے پیک کر رہے ہیں۔ خاکسار کے استفسار پر کہنے لگے۔ کہ گزشتہ دو ماہ سے قادیان کی بچیوں کے لئے میری بیوی، بہوئیں اور بیٹی خود ہی کپڑے سی رہی ہیں اور میں پیکنگ کا کام کر رہا ہوں۔ (روزنامہ الفضل 10 جون 2010ء)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مصالح العرب

عرب اور احمدیت

محمد طاہر ندیم صاحب۔عربی ڈیسک یو۔کے

قسط نمبر 37

لائبریریوں وغیرہ کی طرف سے مطالبے

......تیونس سے ایک لائبریری کے ہیڈ عبدالحمید عجمی صاحب لکھتے ہیں:

ہمیں آپ کے رسالہ کا دوسرا شمارہ ملا ہے۔اس کے مضامین نہایت بلند پایہ ہیں۔تحقیقی مقالات بڑے گہرے اور بامقصد ہیں۔براہ کرم اس مجلّہ کے سارے شمارے ہمیں عنایت کریں۔

......سری لنکا کے شہر الوتجد کی ایک مسجد کے امام وخطیب نے اپنے خط میں تحریر فرمایا:

میں نے ’’التقویٰ‘‘ رسالہ میں جماعت کی عربی کتب کا ذکر بھی پڑھا ہے۔ میری شدید خواہش ہے کہ آپ جماعت کی یہ عربی کتب ہماری مسجد کو ارسال کریں۔میں خود بھی ان سے استفادہ کروں گا نیز دوسرے دوستوں کو بھی دونگا جو ہماری مسجد کی لائبریری سے آپ کا رسالہ ’’التقویٰ‘‘ مستعار لے جاکر مطالعہ کرتے ہیں۔

اسی طرح بیروت سے ’’اذاعة الاسلام‘‘ نامی تنظیم نے رسالہ باقاعدہ بھجوانے کی درخواست کی۔

......عمان کی ایک دینی تنظیم ’’دعاء‘‘ کے ترجمان لکھتے ہیں:

مَیں مجلّہ ’’التَّقْویٰ‘‘ بڑی دلچسپی اور گہری نظر سے پڑھتا ہوں۔اس میں ہر مضمون پر، خواہ دینی ہو یا دنیوی، سیر حاصل بحث کی جاتی ہے۔اندازِ بیان بالکل اچھوتا اور آسان ہوتا ہے۔میں یہ رسالہ اپنے دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیتا ہوں۔

......الجزائر سے جمال اغزول صاحب نے لکھا:

مجھے ایک دوست سے مجلّہ ’’التَّقْویٰ‘‘ کے چار شمارے ملے ہیں۔ مجھے باقی شماروں کے حصول کا شوق ہے۔مَیں چاہتا ہوں کہ میرے پاس اس رسالہ کی ساری کاپیاں ہوں تاکہ مَیں جلد کرا کے اپنی لائبریری میں محفوظ کرلوں اور مختلف مضامین کی تیاری میں ان سے مدد لے سکوں۔

مضبوط ہتھیار

......گیمبیا میں ہمارے مقامی معلم مکرم علی محبّ فاتی صاحب لکھتے ہیں:

یہ رسالہ عربی قاری کے لئے روشن چراغ اور ہم (مربیان) کے لئے مضبوط ہتھیار کا درجہ رکھتا ہے۔اس میں شائع ہونے والے مضامین نہایت دیانت داری، احتیاط اور باریک نظر سے تیار کئے جاتے ہیں۔زبان نہایت متین، جدید اور خوبصورت ہے۔ہر تحریر سے اخلاص اور سچی ہمدردی چھلکتی نظر آتی ہے۔کہیں احادیث مبارکہ ہیں تو کہیں سیرت رسول ﷺ اور کہیں رفقاء کرام کی عظیم قربانیوں کا بابرکت تذکرہ۔ یہ رسالہ تو ہماری تمام دینی، علمی ضروریات کو پورا کردیتا ہے۔

’’اے انسانی روحو! خدائے رحمان کی کتنی ہی آیات ہیں جن کے پاس سے تم غافلانہ حالت میں گذر جاتی ہو۔اے انسانی روحو تم اس داعی کی آواز پر لبیک کیوں نہیں کہتی۔‘‘

......موریطانیہ سے محمد سنبری صاحب لکھتے ہیں:

مَیں نے اس رسالہ سے وہ فائدہ اٹھایا ہے جو میں نے کئی سال تک اپنی درسگاہ سے نہ اٹھایا تھا۔ہم جماعت کے بارہ میں بہت کچھ سنتے رہے ہیں مگر اب حقیقت کا علم ہوا ہے۔کاش میرے اصلی وطن مالی میں بھی آپ کے مراکز اور (بیوت) ہوں۔(یاد رہے کہ یہ خط کافی پرانا ہے۔ اب تو خدا کے فضل سے مالی میں ہمارا مشن اور لاکھوں احمدی احباب ہیں)

میں آپ سے یہ بات چھپا نہیں سکتا کہ میرے بعض عیسائی دوست تھے جو میرے ساتھ اکثر دینی بحث کرتے ہوئے کہتے کہ ہمارا دین سب سے بہتر دین ہے۔اس کے علاوہ نجات کا کوئی راستہ نہیں۔مگر میں ان کا کوئی تسلی بخش جواب نہ دے سکتا تھا کیونکہ ہم لوگ بعض ایسے عقائد رکھتے تھے جو ان کے موقف کی تائید کرتے تھے۔مگر جب مجھے مجلّہ ’’التقویٰ‘‘ ملا تو میں نے اس میں سے بعض باتیں ترجمہ کرکے ان عیسائی دوستوں کو سنانا شروع کیں۔ وہ بھلا ہمارے ان دلائل کو کیسے توڑ سکتے تھے جو انہیں کی مقدس کتاب سے لئے گئے تھے۔آخر انہوں نے فرار میں ہی عافیت سمجھی۔

مگر دوسری طرف میرے مسلمان دوست ہیں جو مجھے مجلّہ ’’التَّقْویٰ‘‘ کے مطالعہ سے منع کرتے ہیں۔کہتے ہیں کہ تم نے پہلی دینی درس گاہ میں ہمارے ساتھ جو پڑھا تھا اسی پر اکتفا کرو۔مگر اس غیر منصف درسگاہ میں تو وہ کچھ پڑھایا گیا تھا جسے عقلِ سلیم دور سے دھکے دیتی ہے۔ انسان کو چاہئے کہ فیصلہ کرنے سے پہلے وہ دونوں اطراف کی سنے ورنہ وہ ظلم کر بیٹھے گا۔

مدینہ یونیورسٹی کے فارغ التحصیل عالم کا اقرار

رابطہ عالم اسلامی والے سعودی عرب، کویت اور مصر کی بعض یونیورسٹیوں میں طلباء کو خاص طور پر احمدیت کے خلاف تیار کر کے افریقہ میں کام کرنے کے لئے بھجواتے ہیں۔لیکن خدا کی عجیب قدرت ہے کہ ان علماء میں سے اکثر مقابلہ میں آتے ہی پکے ہوئے پھل کی طرح آغوشِ احمدیت میں آگرتے ہیں۔ پھر یہ بنے بنائے (مربی)، احمدیت کے دفاع میں ’’رابطہ‘‘ کے مقابلہ پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ ’’رابطہ‘‘ والے انہیں پہلے بڑی بڑی تنخواہیں اور بڑی مراعات دیتے ہیں۔ چنانچہ بورکینا فاسو کے ایک عالم دین مکرم کندا ابراہیم صاحب بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ یونیورسٹی کی شاخ دعوت وارشاد میں اعلیٰ دینی تعلیم کی ڈگری حاصل کر کے اپنے وطن واپس لوٹا اور دعوت وارشاد میں مصروف ہوگیا۔ ایک روز احمدی مربیان سے بحث ہوگئی جس میں میں مغلوب رہا۔اس پر میں نے فیصلہ کیا کہ احمدیت کی اصلیت جان کر رہونگا۔دوران تحقیق خوش قسمتی سے مجھے ’’التَّقْویٰ‘‘ رسالہ کے بعض شمارے ہاتھ لگے جن میں متعدد مسائل پر مضامین تھے۔یہ مضامین واقعی دین کو حقیقی اور خوبصورت شکل میں پیش کر رہے تھے جس پر اہل دین کو فخر کرنا چاہئے۔ اس پر مجھے یقین ہوگیا کہ احمدیت سچی ہے اور میں 1991ء میں احمدی ہوگیا۔

یاد رہے کہ اب یہ عالم دین ہمارے مربی کے طور پر خدمت بجالا رہے ہیں۔الحمدللہ۔

832 بیعتیں

......محترم امیر صاحب سینیگال لکھتے ہیں:

سینیگال کے Chako نامی ایک گاؤں میں میں نے ایک احمدی نوجوان کو ’التَّقْویٰ‘ کا جوبلی نمبر دیا۔اس نے آگے مدرسہ کے عربی کے استاد کو یہ رسالہ دیا اور دعوت الی اللہ شروع کردی۔ استاد نے رسالہ پڑھا اور نوجوان کو کہا کہ جب آپ کے مربی آئیں تو مجھے ضرور ملوانا۔ ایک دن خاکسار اس گاؤں کے دورہ پر گیا تو ان استاد صاحب سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے چند سوالات کئے اور بیعت کرلی اور مجھے کہا کہ اس رسالہ کو پڑھ کر میں نے یقین کرلیا تھا کہ یہ جماعت سچی ہے۔میں نے اپنے گاؤں میں جو یہاں سے دس میل دور ہے پہلے ہی جماعت کا تعارف کروادیا ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ آپ ہمارے گاؤں چلیں اور احمدیت کا پیغام دیں۔ چنانچہ ہم لوگ وہاں گئے اور سارا گاؤں احمدی ہوگیا۔ اس استاد کے بعض دیگر عربی دان دوست اساتذہ نے بھی اس رسالہ کے ذریعہ اس دورہ میں احمدیت قبول کی اور وہ بھی اپنے مدرسوں سمیت احمدی ہوئے۔ یوں کل 832 بیعتیں ہوئیں۔

پیار بھرے شکوے

کسی وجہ سے رسالہ کے دیر سے پہنچنے یا منقطع ہوجانے پر عجیب پیارے پیارے شکوے موصول ہوتے ہیں۔نمونہ کے طور پر دو شکوے ہدیہ قارئین ہیں۔

......اردن کے ایک احمدی دوست مکرم غانم صاحب لکھتے ہیں۔

’’التَّقْویٰ‘ کی تیاری اور (دین) کا پرچم بلند رکھنے کے لئے آپ جو سعی فرماتے ہیں اس پر آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ یہ رسالہ ہمارے لئے تو پھیپھڑوں کی طرح ہے جن کے ذریعہ ہمیں پاک صاف روحانی ہوا میسر آتی ہے جو ہماری روحوں کو زندہ رکھتی ہے۔ براہ کرم رسالہ بھیجتے رہا کریں کہ ان حالات میں مرکز سے دور بیٹھے ہم لوگوں کے لئے تو صرف یہ رسالہ ہی تسلی کی سبیل ہے۔ان ایام میں فتنے بڑھ گئے ہیں۔شر اور ظلم کی طاقتیں دین کے نام کا سہارا لے کر ظلم پر تلی ہوئی ہیں۔

......گیمبیا میں ہمارے مقامی مربی یولی باہ صاحب کیا ہی پیارے انداز میں لکھتے ہیں:

مَیں عرصہ سے بہت دلگیر ہوں کیونکہ ’’میرے استاد‘‘ سے میرا رابطہ ٹوٹ گیا ہے۔یہ رسالہ تو میرے لئے ایسی لائبریری کی طرح ہے جس میں نادر و نایاب کتب ہوں اور جو ہر ماہ مجھے مل رہی ہوں۔اے ’’التَّقْویٰ‘‘ تو کب دوبارہ آئے گا۔میری نظریں ہر لمحہ تیرے انتظار میں فرش راہ ہیں۔

اے میرے پیارے ’’التَّقْویٰ‘‘ تو نے عالم (دین) کو دوبارہ زندگی بخشی ہے۔تو نے خواب غفلت میں سوئی پڑی قوم کو اپنا پیغام پہنچایا۔تو نے محبت واخوت کے رشتے تقویٰ کی بنیاد پر دوبارہ قائم کردیئے ہیں۔تو نے رسول اعظم ﷺ کی سنت کے مطابق تعلیمات کو پھیلایا۔اس لئے اے میرے پیارے تو شکریہ اور تعریف کا مستحق ہے۔ اے پیارے ’’التَّقْویٰ‘‘ تو اب ہم سے جدا نہ ہونا۔

انڈونیشیا ان ممالک میں سے ہے جہاں پر اسلام شروع زمانہ کے نیک دل اور پاک سیرت عرب مسلمان تاجروں کے ذریعہ پہنچا اور پھیلا۔یہ عرب وہاں پر بکثرت آباد ہوگئے۔اس وجہ سے شروع سے ہی عربی زبان کا وہاں پر بڑا وسیع اور گہرا اثر ہے۔ ہزارہا دینی مدارس ہیں۔کئی عربی یونیورسٹیاں ہیں۔ہزارہا طلباء عرب ممالک میں جا کر اعلیٰ عربی اور دینی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ عربی دان علماء کی یہ کثرت وہاں پر ’’التقویٰ‘‘ کے لئے ایک زرخیز زمین مہیا کرتی ہے۔چنانچہ

انڈونیشیا سے ہمارے نہایت مخلص دوست پروفیسر ابوبکر باسلامہ صاحب نے لکھا:

’’اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ رسالہ عربی دان احمدی...... کے لئے انسائیکلوپیڈیا سے کم نہیں۔اس سے صداقت حضرت مسیح موعود ثابت کرنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔مَیں آپ کا دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے یہ رسالہ ارسال فرمایا جس میں حضور انور کی نصائح، جماعتی خبریں اور دیگر دلچسپ مضامین ہیں۔اگر کبھی مجھے ’’التقویٰ‘‘ نہ ملے یا اس کے ملنے میں تاخیر ہو جائے تو مَیں پریشان ہو جاتا ہوں۔

یونیورسٹی میں اپنے ساتھی پروفیسر حضرات کو بھی خاکسار یہ رسالہ دیتا ہے۔اسے پڑھنے کے بعد وہ مجھ سے جماعت احمدیہ کے عقائد اور دیگر موضوعات کے بارہ میں گفتگو کرتے ہیں۔اب ان کے ذہنوں سے احمدیت کی منفی تصویر زائل ہو چکی ہے۔ان میں سے بعض کے اسماء ارسال ہیں تا ان کو آپ براہ راست رسالہ بھجوایا کریں۔ان میں سے بعض ازہر یونیورسٹی کے فارغ التحصیل ہیں اور بعض یہاں مرکزی وزیر بھی رہ چکے ہیں‘‘۔

ایک اور خط میں تحریر فرمایا:

’’التقویٰ‘‘ کے جون اور جولائی 89ء کے دو نسخے مل گئے ہیں۔ان میں شائع شدہ مضامین بہت عمدہ اور بڑے معیاری ہیں۔ایسے ہی مضامین کی تربیت کے لئے ضرورت ہے۔

یہاں ’’لاہوریوں‘‘ (غیر مبائعین) نے 24 اور 25 دسمبر 89ء کو جوبلی منائی۔اس موقعہ پر انہوں نے مختلف جماعتوں کو دعوت دی۔ہم بھی مدعو تھے۔انہوں نے بہت لٹریچر بھی شائع کیا جس میں جماعت کو ضال اور خارج از اسلام قرار دیا۔

مگر ان کے جلسوں میں خدا کی تقدیر ظاہر ہوئی اور جماعت احمدیہ اور دیگر لوگوں کی طرف سے سوالوں کے دوران انہیں بری طرح زک اٹھانا پڑی۔

اس دوران ایک مسلمان عالم دین کھڑے ہوئے اور ثابت کیا کہ حضور نے بغیر شریعت والی نبوت کا دعوی کیا ہے۔ پھر انہوں نے ’’التقویٰ‘‘ رسالہ کا ایک شمارہ نکال کر کہا کہ یہی جماعت حقیقی جماعت ہے اور یہی دینی تعلیم پھیلا رہی ہے اور قرآن کی زبان کو زندہ کر رہی ہے۔قرآنی تعلیم کو پھیلانا اسی کی خصوصیت ہے۔

یہ واقعات اللہ تعالیٰ کی تائید کا نشان ہیں اور اِنِّی مُعِینٌ مَنْ اَرَادَ اِعَانَتَکَ کی بشارت کو پورا کرنے والے ثبوت۔

دعوت مقابلہ دینے والے بزرگ کی بیعت

یمن کے ایک بزرگ، جن کا نام ظاہر کرنا مناسب نہیں، احمدیت سے اپنے ابتدائی تعارف کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

’’اتفاقاً آپ کے رسالہ ’’التقویٰ‘‘ کا چوتھا اور پانچواں شمارہ میری نظر سے گزرا۔مَیں آپ سے یہ بات چھپا نہیں سکتا کہ نہ جانے کیوں مجھے آپ کی دعوت کے بارہ میں انشراح صدر محسوس ہو رہا ہے۔ براہ کرم مجھے اپنے عقائد و تعلیم کے بارہ میں مزید معلومات بہم پہنچاویں خواہ کتب ہوں یا کچھ اور۔آپ کے اصولوں کو دیکھ کر یا تو میں آپ کی جماعت میں شامل ہو کر اہل یمن کو اس طرف بلاؤں گا یا آپ سے مناظرہ کر کے حق و باطل کو واضح کروں گا۔

میں کوئی معمولی شخص نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ مجھے علم بخشا ہے اور بعض اوقات رؤیا کے ذریعہ مجھے تفسیر قرآن کریم کی قدرت عطا کی گئی ہے۔میں نے کئی غلط تفاسیر کی تصحیح کی ہے۔ مثلاً یہ کہ عذاب قبر جیسی کوئی چیز نہیں۔حضرت آدم کو جب خلیفۃ اللہ بنایا گیا تو آپ جنت میں نہ تھے بلکہ زمین پر تھے اور جب آپ نے شجرہ کھایا تو آپ اپنے مرتبہ سے گر گئے۔انسان اور خدا کے درمیان براہ راست رابطہ ہو سکتا ہے۔خدا نے ہر چیز انسان کے لئے مسخر کی ہے، باہم دشمنی نہیں ہونی چاہئے وغیرہ۔

اس کے علاوہ بھی اور باتیں ہیں شاید ہم ان کے بارہ میں اختلاف کریں یا اتفاق۔ بہرحال میں چاہتا ہوں کہ آپ کے اصولوں پر اطلاع پاؤں تاکہ یا تو ہم اکٹھے آگے بڑھیں اور لوگوں کو ربّ العالمین کی طرف بلائیں یا پھر باہم مقابلہ پر نکلیں۔

میری ایک ہی حجت قرآن کریم ہے۔سنت اور احادیث پر میں ایمان نہیں رکھتا سوائے ایک محدود حد تک۔تورات و انجیل پر میرا ایمان ہے۔ ایک مسلمان کے لئے یہ ضروری ہیں۔اگرچہ میرا یہ بھی ایمان ہے کہ ان کتب میں بعض حصے خدا کی طرف سے نہیں بلکہ بعد میں غلطی سے دوسرے لوگوں نے اپنے انبیاء کے سیرت نامے کے طور پر داخل کر دیئے ہیں۔

صراط مستقیم صرف ایک ہی راہ ہو سکتی ہے۔ناجی امت صرف ایک ہی ہوگی۔سب نہیں ہو سکتیں۔

یہ میرے اصولوں میں سے بعض اصول ہیں۔ آپ بھی مجھے اپنے اصولوں سے مطلع کریں۔

میرا یہ خط مرزا صاحب کے سامنے پیش کئے جانے کی درخواست ہے۔اگر وہ مسکرائے تو وہ حق پر ہوں گے اور میں غلطی پر اور اگر ان کے چہرے پر غصے کی علامات ظاہر ہوئیں تو وہ غلطی پر اور میں حق پر ہوں گا۔

میرے اس خط کو حقیر نہ جانیں۔ میں ہاشمی ہوں۔ہو سکتا ہے کہ خدا مجھے وہ دے جو کسی اور کو نہ دیا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ میں ہی ان امتوں کا مہدی ہوں۔ میں نے یہ خط ایک خاص حالت میں لکھا ہے۔اگر یہ حالت نہ ہوتی تو میں اس خط کو حقیر سمجھتا اور پھاڑ دیتا اور اپنے آپ کو مجنون خیال کرتا‘‘۔

اس بزرگ کا یہ دلچسپ خط حضور انور کی خدمت میں برائے ملاحظہ پیش کیا گیا۔آپ نے جو جواب عطا فرمایا اس کے بعض اقتباسات قارئین کی دلچسپی اور معلومات کے لئے پیش ہیں۔

فرمایا کہ ان صاحب کو لکھیں کہ:

’’آپ کا بہت دلچسپ خط ملا ہے.آپ نے آخر پر جو بات کہی ہے اس سے پہلے میں مسکرا ہی رہا تھا۔خط پڑھ کر غصہ کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے یہی تعلیم دی ہے کہ کوئی گالیاں بھی دے تو اس کے لئے دعا کرو اور یہ سب کچھ ہنس کر برداشت کرو۔حضرت مسیح موعود کا شعر ہے۔

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

لیکن آپ کے خط میں تو گالیاں نہیں بلکہ بہت ہی اچھا مضمون تھا اور نہایت صاف گوئی سے آپ نے کام لیا ہے۔قول سدید سے بات کی ہے۔اس خط پر ناراض ہونا تو بڑی حماقت ہوگی۔

جہاں تک حضرت مسیح موعود کے دعویٰ مہدویت کا تعلق ہے اس کے ثبوت کے لئے عام دنیا کے انسانوں کے لئے تو اور بہت سے دلائل بھی پیش کئے جا سکتے ہیں لیکن آپ کو چونکہ قرآنِ کریم سے محبت ہے اور آپ اس کا باریک نظر سے مطالعہ کرتے ہیں اس لئے آپ کے لئے سب سے اچھی دلیل یہی ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود کی تفاسیر کا مطالعہ کر کے دیکھیں اور پھر اپنے دل کی گواہی لیں کہ کیا یہ شخص اللہ کے نور سے دیکھ رہا ہے یا دوسرے لوگوں کی طرح انسانی نظر سے اور کیا لَایَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْن میں ان کا مُطَھَّرُون کا مقام ہے یا نہیں؟

آپ نے جو نکات بیان فرمائے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فراست عطا فرمائی ہے لیکن مزید رہنمائی کے لئے یہ آسمانی نور کی محتاج ہے۔آپ کے نکات احمدی تعلیم کے قریب تر ہیں لیکن تھوڑی سی اور روشنی پڑ جائے تو نُورٌ علیٰ نور ہو جائیں......

حیات، موت، حیات کا جو تصور آپ نے پیش کیا ہے یہی درست تصور ہے لیکن قبر کا جو روحانی مفہوم حضرت مسیح موعود پر روشن کیا گیا ہے اس کی روشنی میں یہ سارے مسائل حل ہو جاتے ہیں اور ایک نیا جہان روشن ہو جاتا ہے........

یہ کہنا درست ہے کہ آدم اس دنیا میں ہی تھے جب خلیفہ بنائے گئے لیکن یہ کہنا درست نہیں کہ جنت میں نہیں تھے۔ جنت اور شجرہ ممنوعہ کے متعلق میں بارہا روشنی ڈال چکا ہوں کہ جنت دراصل وہ روحانی تعلیم ہے جو انبیاء لے کر آتے ہیں۔اس سے انحراف پہلے دنیاوی جہنم اور پھر اخروی جہنم پیدا کرتا ہے۔شجرہ ممنوعہ، شجرہ خبیثہ کی ہی قسم ہے یعنی خدا کی تعلیم سے باہر قدم رکھنا۔

یہ درست ہے کہ انسان میں شر نہیں لیکن خیر سے باہر شر کا پہلو ہوتا ہے۔جو جس قدر خیر سے باہر ہوگا اسی قدر شر میں ہوگا۔خیر اور شر کی مثال روشنی اور سائے کی سی ہے۔

یہ سو فیصد درست ہے کہ انسان براہِ راست خدا سے رابطہ کر سکتا ہے۔اور یہ بھی بالکل درست ہے کہ ہر چیز خدا تعالیٰ نے انسان کے لئے مسخر کی ہے۔

قرآن کریم ہی حجت ہے اور احادیث وہی قابلِ قبول اور قابلِ استناد ہیں جو قرآن سے متناقض نہ ہوں.......

تورات و انجیل کے متعلق آپ کے نظریہ سے بالکل اتفاق ہے.......

صراط مستقیم ایک ہی ہو سکتی ہے، یہ درست ہے لیکن شروع سے لے کر تمام انبیاء صراطِ مستقیم پر ہی آئے ہیں۔اس لئے ان معنوں میں اس بات کا آپ کی اس بات سے تضاد نہیں کہ تورات و انجیل پر بھی میرا ایمان ہے۔

صراطِ مستقیم تو ایک ہی ہوگی لیکن وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا میں یہ پیغام ہے کہ ہر شخص جو تقویٰ سے خدا تعالیٰ کی طرف جانا شروع کرے اس کو خدا اپنے قرب کی مختلف راہیں دکھاتا ہے۔

آپ کے متعلق مجھے خوشی بھی ہے اور فکر بھی۔خوشی اس لئے کہ آپ کے اندر واضح طور پر صداقت و شرافت کی روشنی دکھائی دے رہی ہے۔ اور فکر اس لئے کہ بعض دفعہ انسان خدا تعالیٰ کے تھوڑے سے فضل اور شفقت پر ٹھوکر کھا جاتا ہے اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے لگ جاتا ہے اور خدا کے مقرر کردہ امام سے روگردانی کر بیٹھتا ہے۔اس صورت میں اس کا انجام وہی ہوتا ہے جو ایسے ہی ایک شخص کا ہوا جس کے بارہ میں قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَوْ شِئْنَا یعنی اگر ہم چاہتے تو ان آیات کے ذریعہ ضرور اس کا رفع کرتے لیکن وہ زمین کی طرف جھک گیا۔

لیکن میں دعا کرتا ہوں۔ خدا سے بھاری امید ہے کہ وہ آپ کو اپنی تقویٰ اور رضا کی راہ پر ثابت قدم رکھے گا اور اس کی رضا کے لئے آپ قربانی کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہیں گے‘‘۔

حضور انور کے ان کلمات مبارکہ نے اس بزرگ پر جادو کا سا اثر کیا۔ چنانچہ ایڈیٹر ’’التقویٰ‘‘ کے نام اگلے خط میں انہوں نے لکھا:

’’آپ کے لمبے عرصہ کے بعد ملنے والے خط سے بہت خوشی ہوئی اور اس سے بڑھ کر خوشی ہمارے روحانی معلم حضرت مرزا طاہر احمد صاحب

کے جواب سے ہوئی۔ان کے کلمات مبارکہ واقعی ان کے مشن کی سچائی پر دلالت کرتے ہیں۔ان کے اس فرمان سے مَیں سو فیصد اتفاق کرتا ہوں کہ انسان بعض دفعہ تھوڑے سے علم پر جو اللہ تعالیٰ نے اسے دیا ہوتا ہے مغرور ہو جاتا ہے اور سمجھ بیٹھتا ہے کہ وہ اللہ کے ہاں بڑا مقام اور شان رکھتا ہے۔ واقعی مَیں آسمانی نور کا محتاج ہوں۔ہمیں ایک ایسے امام کی اشد ضرورت تھی جو صراط مستقیم کی طرف ہماری راہنمائی فرماتا۔جو باتیں سمجھنی مشکل ہیں وہ واضح فرماتا۔اہل الذکر کی طرف لوٹنا واجب ہے یعنی ایسے امام کی طرف جسے اللہ تعالیٰ نے علم و معرفت اور عظیم روحانی درجہ عطا فرمایا ہو۔مومن کی یہ بڑی ہی خوش بختی ہے کہ وہ ایسے امام کی پیروی کرے جو اسے اس راہ کی طرف لے جائے جو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے بنائی ہے۔

حقیقت یہ ہے جس بات کی طرف بانیٔ سلسلہ احمدیہ بلا رہے ہیں (خصوصاً بیعت کے الفاظ) وہ عقل اور اس فطرت صحیحہ کے عین مطابق ہیں جس پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا فرمایا ہے۔لہٰذا میں باوجود اپنی کم علمی کے اپنے آپ کو آپ کی طرف کھنچا ہوا پاتا ہوں تا آپ لوگوں میں شامل ہو جاؤں اور اس امام کی پیروی میں آجاؤں جسے اللہ تعالیٰ نے کھڑا کیا ہے۔

سومَیں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ میری یہ خواہش حضرت امام تک پہنچا دیں۔ نیز اُن سے درخواست کریں کہ میرے لئے دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے نور میں بڑھائے اور میرا دل ایمان پر مضبوط کر دے تا کہ میں بھی (اس روحانی فوج کا) سپاہی بن جاؤں۔اللہ کے دین کی اشاعت کے لئے پوری جدوجہد کروں اور اللہ تعالیٰ سے غافل لوگوں کو ہوشیار کروں۔

حضرت مسیح پاک نے کیا ہی سچ فرمایا ہے کہ:

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

بہت بڑے عالم اور شاعر کا قبول احمدیت

مڈغاسکر میں ایک شامی دوست مکرم ڈاکٹر رحمون صاحب چند سال قبل احمدی ہوئے ہیں۔ وہاں پر ہمارے مربی مکرم صدیق احمد منور صاحب کے خط کے مطابق ''التقویٰ'' ہی ڈاکٹر صاحب کی ہدایت کا موجب بنا۔آپ بہت بڑے عالم، زبردست مصنف اور بلند پایہ شاعر ہیں۔انہوں نے احمدیت قبول کرنے کے فوراً بعد قطر کے بعض مولویوں کی طرف سے شائع ہونے والے اعتراضات کا جواب لکھا ہے جو کتابی شکل میں چھپنے کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔ان کا انداز استدلال نہایت انوکھا اور مؤثر ہے۔

مفتیٔ اعظم کی حضور انور سے ملاقات

ایک عرب ملک کے مفتیٔ اعظم، جن کا نام ظاہر کرنا مناسب نہیں، اپنے پہلے خط میں رسالہ ''التقویٰ'' اور احمدیت سے اپنے ابتدائی تعارف کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: پانچ سال قبل میری ملاقات سپین میں ایک احمدی بھائی سے ہوئی تھی۔اس وقت سے آپ کا یہ رسالہ متواتر مجھے پہنچ رہا ہے۔خاکسار خود بھی اسے بڑی توجہ سے پڑھتا ہے اور دوست احباب بھی پڑھتے ہیں۔اس سے ہمیں بہت ہی فائدہ پہنچ رہا ہے۔براہ کرم یہ رسالہ ہمیں بھیجتے رہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کی (دین) کی راہ میں یہ خدمات جلیلہ قبول کرے۔آمین

ان کا یہ خط جب حضور انور کی خدمت میں بغرض ملاحظہ پیش ہوا تو آپ نے اس پر اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا:

''التقویٰ'' کی وہی قدر کر سکتا ہے جسے تقویٰ کی آنکھ اور تقویٰ کا دل عطا ہوا ہو۔اس زمانہ میں جب کہ علم تو ہے مگر تقویٰ کا بحران ہے، آپ کا خط آپ کی سعید، منکسر مزاج، متقیانہ شخصیت کو ایک بلند روشن مینار کے طور پر پیش کر رہا ہے۔ زاد اللّٰہ فی حبکم، وجزا کم اللّٰہ............۔''

حضور انور کا یہ پیغام جب مفتی صاحب کو پہنچایا گیا تو انہوں نے تحریر فرمایا: آپ کے جواب کا بہت شکریہ۔آپ کے لئے دل سے دعا کی ہے۔ ''کارثۃ الخلیج'' کتاب بھی مل گئی ہے جسے اول سے آخر تک پڑھا ہے۔یہ خطبات مجلّہ ''التقویٰ'' میں بھی (جو اہل انصاف اور غیر متعصب لوگوں کے لئے نہایت مفید ہے) پڑھے تھے۔اللہ تعالیٰ مولانا الامام کو اپنی حفاظت میں رکھے۔آمین۔

رسالہ ''التقویٰ'' کی پر شوکت زبان، نفاست، دیدہ زیبی اور مفید معلومات پر ہم آپ کو بہت مبارکباد پیش کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی محبت پر اکٹھا رکھے۔آمین۔

پھر حضور انور سے ان بزرگ کا پیار اتنا بڑھا کہ حضور سے عرض کی کہ میں اپنے کسی کام کے لئے مع اہلیہ، بیٹی اور بیٹا لندن آ رہا ہوں اور حضور سے ملاقات کا خواہاں ہوں۔چنانچہ یہ تشریف لائے اور حضور سے مل کر بہت خوش ہوئے۔بہت سی تصاویر اتروائیں۔حضور انور بھی ان کے اخلاص سے بہت متاثر ہوئے اور انہیں تحائف سے نوازا۔

مجلّہ ''التقویٰ'' انٹرنیٹ پر

سن 2000ء سے لے کر آج تک کے مجلّہ ''التقویٰ'' کے شمارہ جات ہماری عربی ویب سائٹ پر بھی دستیاب ہیں۔اور اس کے بھی بہت مبارک ثمرات ملنے لگے ہیں۔الحمدللہ۔

......ہالینڈ میں مقیم ہمارے ایک مصری احمدی دوست خالد صالح صاحب پیشہ صحافت سے منسلک ہیں۔آپ ایک بلند پایہ دینی علمی گھرانہ میں پیدا ہوئے۔بہت دیندار تھے مگر دین میں شدت پسندی کے خلاف تھے۔اس کا کوئی حل نہ پا کر اتنے دل برداشتہ ہوئے کہ عیسائیت کے جال میں جا پھنسے حتیٰ کہ ایک عیسائی عورت سے شادی کر لی۔مگر ان لوگوں کو اندر تک دیکھ کر انہیں بھی چھوڑ دیا۔چونکہ سچے دل سے تلاش حق میں سرگرداں تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی سرگردانی پر رحم فرمایا اور احمدیت کے ذریعہ انہیں دوبارہ آغوش حق میں لے آیا۔ہالینڈ میں کسی سٹال پر تفسیر کبیر (عربی) اور مجلّہ ''التقویٰ'' ان کے ہاتھ لگا جو ان کی ہدایت کا موجب بنا۔ان کا بڑا دلچسپ خط ''التقویٰ'' میں چھپ چکا ہے۔

خالد صالح صاحب بتاتے ہیں کہ گزشتہ دنوں وہ انٹرنیٹ پر گفتگو کے ایک پروگرام میں شریک تھے۔وہاں مختلف مکاتب فکر کے مسلمان عربی میں خیال آرائی کر رہے تھے اور موضوع تھا ''نبیٔ اکرم ﷺ پر یہودیوں کی طرف سے کئے ہوئے جادو کا اثر''۔اس دوران ایک مراکشی مسلمان شریک گفتگو ہوا اور اس نے اس باطل نظریہ کے خلاف ایسے مسکت اور معقول جواب دیئے کہ سب بہت خوش ہوئے اور پوچھنے لگے کہ یہ زبردست معلومات اور مضبوط دلائل آپ نے کہاں سے حاصل کئے ہیں؟ اس مراکشی مسلمان نے کہا کہ مَیں نے جماعت احمدیہ کے انٹرنیٹ پر شائع ہونے والے عربی لٹریچر اور رسالہ ''التقویٰ'' سے یہ دلائل اخذ کئے ہیں۔اس پر ان سے کہا گیا: اس کا مطلب ہے تم احمدی ہو؟ وہ کہنے لگے کہ میں احمدی تو نہیں مگر اس بات میں قطعاً کوئی شک نہیں کہ احمدیوں کے اکثر عقائد سے مجھے اتفاق ہے۔انہی کے عقائد......اور رسول اللہ ﷺ کو ایسی شکل میں پیش کرتے ہیں جو اصل، حقیقی، خوبصورت اور اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔

......اسی طرح امیر صاحب سینیگال محترم منور احمد صاحب خورشید نے MTA جرمنی کو ایک انٹرویو میں بتایا کہ جب سے انٹرنیٹ پر مجلّہ ''التقویٰ'' دیا جانے لگا ہے فوری تربیتی ضرورتیں پوری کرنے میں بڑی آسانی ہو گئی ہے۔ہم انٹرنیٹ سے ''التقویٰ'' کے بنے بنائے مضامین فوراً لے کر چھاپ لیتے ہیں اور اس سے نومبائعین کی بروقت راہنمائی ہو جاتی ہے۔

مجلّہ ''التقویٰ'' کا خلافت جوبلی نمبر

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفقت اور نصائح کی روشنی میں مجلّہ التقویٰ کا خلافت جوبلی نمبر تیار ہوا جس میں خلافت کے موضوع پر مضامین، حضرت مسیح موعود اور خلفائے احمدیت کے مبارک ادوار میں ہونے والی ترقیات، اہم واقعات، تحریکات، اور عرب ممالک میں جماعت احمدیہ کی تاریخ، مربیان کرام کی خدمات، صلحاء العرب وابدال الشام کا ذکر خیر، جماعت احمدیہ کی عربوں کے لئے خدمات اور عصر حاضر کے عرب احمدیوں کے تاثرات اور سینکڑوں قدیم وجدید احمدیوں کی تصاویر محفوظ کر دی گئی ہیں۔

بقیہ صفحہ 6

تھے مجھے دیکھ کر کہتے ''کاہلوں صاحب مقابلہ جیتنا ہے۔''

اکثر جب آپ کے گھر جانے کا اتفاق ہوا آپ خاکسار کو دیکھ کر دور سے ہی کہتے کاہلوں صاحب کہاں ہوتے ہیں کبھی ملے نہیں اور ہمیشہ کرسی منگوا کر اپنے پاس بٹھاتے اور احسن طریقے سے سارا حال احوال پوچھتے اور بہت خوش ہوتے۔1989ء میں میری بڑی ہمشیرہ کی شادی ہوئی جس میں واہلہ صاحب رخصتی کے موقع پر دعا کے لئے تشریف لائے میرے والد صاحب سے ملاقات کی اور بہت خوش ہوئے اور پتہ چلا کہ واہلہ صاحب کے بڑے بھائی احمد خان صاحب کی شادی ہمارے گاؤں کاہلوں برادری میں ہوئی ہے۔جو دور کے رشتے میں ہماری پھوپھی لگتی ہیں اس طرح آپ سے ہماری دور کی رشتہ داری بھی معلوم ہوئی۔

ایک دن پتہ چلا کہ واہلہ صاحب بلڈ پریشر ہائی ہونے کی وجہ سے گر گئے ہیں اور آپ کے کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے جس کی وجہ سے آپ کو ہسپتال داخل کرنا پڑا۔ میں ہسپتال آپ کا پتہ کرنے گیا۔آپ منہ سے تو کچھ نہ بولے لیکن آنکھیں کھول کر دیکھا اور چہرے سے اندازہ ہوتا تھا کہ بہت خوش ہوئے اور کافی دیر تک میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس بیڈ پر بٹھائے رکھا اگلے دن شام کے وقت معلوم ہوا کہ واہلہ صاحب اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

آپ کے بیٹے مکرم منور احمد صاحب بھی جماعتی خدمات میں پیش پیش ہیں اور آج کل بطور نائب افسر حفاظت خاص خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

خدا تعالیٰ مکرم واہلہ صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے آپ خدا کے فضل سے موصی تھے آپ کی نماز جنازہ ناظر صاحب اعلیٰ وامیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید صاحب نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

مکرم ندیم احمد فرخ صاحب

علم النحو کی ابتداء اور ضرورت

عربی سیکھے بغیر قرآنی حقائق و معارف کو پوری طرح سمجھ نہیں سکتے

عربی زبان کی اہمیت و وسعت

عربی زبان جس کے بارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود نے 1895ء میں خدا سے علم پا کر اس بات کا اعلان فرمایا کہ عربی زبان ''ام الالسنہ'' یعنی تمام زبانوں کی ماں ہے۔ جس سے دنیا کے موجودہ دور کی ساری زبانیں نکلی ہیں اور بعد میں آہستہ آہستہ بدل کر نئی صورتیں اختیار کر گئی ہیں اور اسی لئے خدا نے اپنی آخری شریعت عربی زبان میں نازل فرمائی تا کہ وہ اس بات کی علامت ہو کہ شریعت تمام دنیا اور سب قوموں کے لئے ہے اس تحقیق کے متعلق آپ نے ایک کتاب بھی لکھ کر شائع فرمائی جس کا نام ''منن الرحمٰن'' ہے مگر افسوس ہے کہ یہ کتاب مکمل نہیں ہوسکی۔ لیکن جس قدر حصہ لکھا گیا اس میں اس بحث کے سب بنیادی اصول آگئے ہیں۔ جنہیں آگے چلا کر اس تحقیق کو مکمل کیا جاسکتا ہے۔ (سلسلہ احمدیہ جلد اول صفحہ 57)

یہ وہ عظیم زبان ہے جس میں خدا تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب اُتاری ہے اور ایسی وسیع و عریض زبان ہے کہ جس کی نظیر ملنا ہی مشکل ہے اس زبان کی وسعت کا آپ اندازہ اسی بات سے لگا سکتے ہیں کہ شہر کے واسطے 80 نام ہیں اژدہے کے لئے 200 شیر کے لئے 500 اونٹ اور شراب کے لئے 1000، 1000 نام اور تلوار کے تقریباً 4000 نام ہیں ریاضی' طب' جغرافیہ' اور تاریخ کے جس قدر الفاظ اردو میں مستعمل ہیں ان میں بہت سے عربی سے ماخوذ ہیں۔

علم النحو کی ضرورت

قرآن کریم چونکہ تمام انسانوں کے آیا ہے اس لئے اس کا سیکھنا تمام اقوام کے لئے ضروری ہوگیا۔ عربی چونکہ عربوں کی مادری زبان تھی اس لئے اس کے سمجھنے میں اکثر آدمیوں خاص کر سمجھدار آدمیوں کو سمجھنے میں خاص دِقت نہ ہوتی تھی۔ اور وہ عربی زبان کو بغیر کسی قاعدے قانون کے آسانی سے سمجھ سکتے تھے مگر جب اسلام نے عرب سے باہر قدم رکھا تو عربی زبان سے اجنبیت ان لوگوں کے فہم قرآن میں بڑی روک ثابت ہوئی اور ان لوگوں کے میل ملاپ کی وجہ سے عربوں کی بول چال میں بھی کبھی کبھی غلطی ہو جاتی تھی۔ اس وجہ سے علماء نے اس زبان کے قواعد جمع کرنے کی ضرورت کو محسوس کیا جو بعد میں ''صرف ونحو'' کے نام سے مشہور ہوئے۔ اور دوسرے لفظوں میں ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ان علوم کا پیدا ہونا بھی قرآن کے ہی مرہون منت ہے۔

علم النحو کا معنی

عربی زبان میں ''النحو'' کے معنی جانب۔ جہت۔ راستہ۔ مثل۔ مقدار۔ قصد وارادہ کے ہیں اور اس کی جمع ''النحاء'' ہے اور ''عِلمُ النحو'' وہ علم جس میں کلمات عرب کے احوال مثل اعراب وترکیب وافراد سے بحث کی جائے اور اس علم کا نام نحو اس وجہ سے ہے کہ متکلم عرب کے طریقے پر چلتا ہے ''النَحوِیَّ'' اور ''النَّاحِیُ'' علم النحو کے لانے والے کو کہتے ہیں۔

(المنجد۔ عربی اردو صفحہ نمبر 886 ناشر خزینہ علم وادب)

علم النحو کی تعریف

حضرت میر اسحاق صاحب لکھتے ہیں:۔

''نحو وہ علم ہے جس سے اسم' فعل' اور حرف باہم ترکیب دینے اور ان کے آخر کے حالات جاننے کی حالت معلوم ہو''۔

(خلاصۃ النحو وخلاصۃ الصرف صفحہ 1 مصنفہ حضرت میر اسحاق صاحب)

علم النحو کا آغاز

علم النحو کا جامع ابوالاسود دوٴلی کو قرار دیا جاتا ہے اور اس کی ابتداء کس طرح ہوئی اس کے متعلق مفسر قرآن سیدنا حضرت مصلح موعود بیان کرتے ہیں۔

''ایک ذریعہ قرآن کریم کی حفاظت کا یہ تھا کہ اسلامی علوم کی بنیاد قرآن کریم پر قائم ہوئی۔ اس کے ذریعہ سے اس کی ہر حرکت وسکون محفوظ ہوگئے۔ مثلاً نحو پیدا ہوئی تو قرآن کریم کی خدمت کے لئے۔ چنانچہ نحو کے پیدا ہونے کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ ابوالاسود دوٴلی حضرت علیؓ کے پاس آئے کہ ایک نیا مسلمان ''اَنَّ اللّٰہَ بَرِیٌٔ مِنَ الْمُشْرِکِینَ وَ رَسُوْلُہٗ'' کی بجائے ''وَرَسُوْلِہٖ'' پڑھ رہا تھا جس سے ڈر ہے کہ نومسلموں کو قرآن مجید کے مطالب سمجھنے میں مشکل پیش آئے۔ حضرت علیؓ اس وقت گھوڑے پر سوار جا رہے تھے۔ اسی حالت میں آپ بعض قواعد نحو بتاتے چلے گئے اور فرمایا کہ اس قسم کے قواعد کو ضبط میں لے آؤ۔ اس سے نومسلموں کو صحیح تلاوت کرنے کی توفیق ملے گی اور کچھ قواعد بنا کر فرمایا۔ اُنحُ نَحوَہٗ یعنی اس رنگ میں قواعد تیار کرلو اس فقرہ کی وجہ سے عربی گرائمر کا نام نحو پڑ گیا''۔

(تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ 19)

''حقیقت یہ ہے کہ عربی بول چال کچھ ایسے انداز پر واقع ہوئی ہے کہ کلمات کے آخر میں زیر کی جگہ پیش اور پیش کی جگہ زبر پڑھنے سے فقرے کے معنی کچھ سے کچھ ہو جاتے ہیں۔ عام لوگوں کا تو ذکر کیا۔ ولید بن مالک جو عرب کی نسل سے پہلی صدی ہجری کے آخر میں ایک مشہور خلیفہ گزرا ہے۔ اس کو اعرابی غلطی کے باعث بارہا ندامت اٹھانی پڑی۔ ایک اعرابی کے ساتھ خلیفہ کی جو گفتگو مجمع عام میں ہوئی وہ پڑھنے کے لائق ہے۔

اعرابی نے خلیفہ سے اپنے داماد کی شکایت کی خلیفہ نے کہا مَا شَانَكَ (تجھ میں کیا برائی ہے) اس نے کہا اَعُوذُ باللّٰہِ مِنَ الشَّیْنِ (میں برائی سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں) یہ حال دیکھ کر ولید کے بھائی سلمان نے کہا خلیفہ صاحب کہتے ہیں۔ مَا شَانُكَ (تیرا کیا حال ہے) اعرابی نے کہا ظَلَمَ عَلَیَّ خَتَنِی (میرے داماد نے مجھ پر ظلم کیا ہے) ولید نے کہا مَن خَتَنَكَ تیری ختنہ کس نے کی ہے۔ اعرابی نے کہا کسی حجام نے کی ہوگی۔ سلمان نے پھر تصحیح کر کے کہا مَنْ خَتَنُكَ (تیرا داماد کون ہے) دیکھو ان فقروں میں پیش کی جگہ زبر پڑھنے سے مطلب اور کا اور ہوگیا''۔

(''کتاب النحو'' دیباچہ طبع اوّل مولفہ حافظ عبدالرحمان امرتسری مرحوم' اسلامی کتب خانہ اردو بازار لاہور)

ہم سب کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم عربی زبان کو اس کے قواعد کے مطابق سیکھیں۔

کیونکہ حضرت مسیح موعود نے عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے کی تحقیق کے اعلان کے ساتھ ہی آپ نے یہ تحریک بھی فرمائی کہ احمدیوں کو چاہئے کہ عربی سیکھنے کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ کیونکہ اس کے بغیر وہ قرآنی حقائق و معارف کو پوری طرح سمجھ نہیں سکتے۔ چنانچہ آپ نے اپنی جماعت میں بھی عربی کو رواج دینے کے لئے ایک سلسلہ اسباق جاری فرمایا جس میں روزمرہ کے الفاظ اور بول چال کے آسان فقروں کے ذریعہ عربی کی تعلیم دینا مقصود تھی اور آپ کا منشاء یہ تھا کہ ایمان خواہ کسی ملک یا کسی قوم سے تعلق رکھتے ہوں انہیں چاہیے کے عربی کو اپنی دوسری زبان سمجھیں اور اس کے سیکھنے کی طرف خاص توجہ دیں۔

(سلسلہ احمدیہ جلد اول صفحہ 58)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود کی خواہش کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

مکرم خالد عمران کاہلوں صاحب

محترم چوہدری محمد حسین واہلہ صاحب

مکرم ومحترم چوہدری محمد حسین واہلہ صاحب نیک سیرت، نیک طبع، خوش اخلاق، ملنسار، ہمدرد، مخلص، غریب پرور، چھوٹے بڑوں سب کی عزت کرنے والے اور پیار کرنے والے وجود تھے۔ جو کوئی بھی ایک بار آپ سے ملا آپ کا گرویدہ ہوگیا۔

واہلہ صاحب خوش گفتار شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کا انداز بیاں متاثر کن تھا۔ جو آپ کی شخصیت کی عکاسی کرتا تھا۔ آپ ایک لمبا عرصہ دارالنصر غربی میں سیکرٹری امور عامہ رہے اور اپنی وفات تک قضاء میں بطور قاضی خدمات سرانجام دیں۔ آپ مخلص، باوفا اور جماعت سے محبت کرنے والے انسان تھے۔ جب کبھی خدام الاحمدیہ کو آپ کی خدمات کی ضرورت پیش آئی تو آپ نے اپنے تمام ضروری کام پس پشت ڈال کر خدام الاحمدیہ کی مدد کی۔ آپ ایمان دار تھے آپ کے اکثر رشتہ دار اپنی امانتیں آپ کے پاس رکھواتے اس طرح آپ کے جو رشتہ دار پاکستان سے باہر رہتے تھے۔ ان کے ربوہ میں مکان وغیرہ آپ ہی کے ذمہ ہوتے۔ آپ غریب پرور تھے غریب لوگوں کی خاموشی سے مدد کرتے۔

آپ ایک لمبا عرصہ پروفیسر ہیلتھ اینڈ فزیکل ایجوکیشن رہے۔ خاکسار کا تعلق بچپن سے آپ کے ساتھ رہا جب بھی بیت اقبال میں نماز کے لئے جاتے تو واہلہ صاحب سے ضرور ملاقات ہوتی آپ پنجوقتہ نمازی اور تہجد گزار تھے۔ قرآن مجید سے خاص لگاؤ تھا۔

جب بھی محلّہ میں علمی اور ورزشی مقابلہ جات ہوتے تو آپ خدام کی حوصلہ افزائی کے لئے ضرور تشریف لاتے۔ 1988ء میں ٹی۔آئی کالج میں سالانہ سپورٹس کے موقع پر آپ بطور مہمان تشریف لائے۔ دوڑ کا مقابلہ شروع ہوا جس میں خاکسار نے بھی حصہ لیا۔ دوڑ کے اختتام پر میں اور میرے ساتھی غیراز جماعت تقریباً برابر ہی تھے۔

واہلہ صاحب اسی وقت گراؤنڈ میں تشریف لائے اور دوبارہ ٹریک بنوایا اور دوڑ شروع کروائی جس میں خاکسار نے اوّل پوزیشن حاصل کی آپ خاکسار کے پاس تشریف لائے مبارک باد اور شاباش دی۔ اس کے بعد آپ جب بھی خدام الاحمدیہ کی سپورٹس ریلی کے موقع پر تشریف لاتے

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خادم سلسلہ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب سابق امیر کراچی کی طبیعت بہت تشویشناک ہے۔ احباب کرام سے اس دیرینہ خادم سلسلہ کی کامل صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی چچی محترمہ بشریٰ سلام صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب واقف زندگی سابق باڈی گارڈ حضرت مصلح موعود و حضرت خلیفۃ المسیح الثالث گزشتہ چند ماہ سے کافی بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہوگئی ہے۔ تمام ٹیسٹ وغیرہ بھی کلیئر ہیں بھوک بہت کم لگتی ہے۔ اٹھنے بیٹھنے میں تکلیف محسوس کرتی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم محض اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین

ولادت

مکرم زکریا ورک صاحب کینیڈا تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے خاکسار کے بیٹے مکرم ذیشان ورک صاحب اور بہو مکرمہ عفت ملوا کی صاحبہ امریکہ کو 17 مارچ 2012ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام عنائیہ تہانی رکھا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم لطف المنان صاحب ملوا کی، کی نواسی اور مکرم الحاج محمد ابراہیم خلیل صاحب و مکرم پروفیسر میاں عطاء الرحمٰن صاحب کی نسل سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو دین کی خادمہ، نیک، والدین اور تمام رشتہ داروں کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

گمشدہ رسید بک

مکرم زعیم صاحب اعلیٰ مجلس کوروال ضلع سیالکوٹ نے اطلاع دی ہے کہ مہت پور سے کوروال جاتے ہوئے راستہ میں رسید بک 2080 کہیں گرگئی ہے۔ جس کی رسید نمبر 1 تا 71 استعمال ہوچکی ہیں۔ اس رسید بک پر کوئی چندہ نہ دیا جائے اگر کسی صاحب کو ملے تو دفتر انصاراللہ پاکستان پہنچا دیں۔ (قائد مال انصاراللہ پاکستان)

سانحہ ارتحال

مکرم نصیر احمد چودھری صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری محمد دین صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ مورخہ 14/اپریل 2012ء کو بعمر 71 سال وفات پا گئیں۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 15/اپریل کو بعد نماز ظہر محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم حافظ صاحب نے ہی دعا کروائی۔ آپ حضرت حافظ مولوی فضل دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود (یکے از رفقاء 313) کے بھائی محترم حافظ علم دین صاحب کے بیٹے محترم حافظ محمد حیات صاحب کھاریاں کی بیٹی تھیں۔ آپ نہایت سادہ طبع، کم گو، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار اور دعا گو بزرگ تھیں۔ قرآن کریم کی تلاوت بھی بڑی باقاعدگی سے کرتیں اور آخری ایام میں جب خود تلاوت نہیں کرسکتی تھیں تو اپنے بڑے پوتے اور پوتی کو کہتیں کہ میرے پاس بیٹھ کر تلاوت کریں اور اس طرح قرآن مجید کی تلاوت سنتیں، آپ کو خلافت احمدیہ سے گہری وابستگی تھی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ نہایت توجہ سے سنتیں۔ اور نظام جماعت کا ہمیشہ دل سے احترام کرتی تھیں۔ آپ کی زندگی میں ہماری بڑی بہن مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم خالد انور صاحب مرحوم وفات پا گئی تھیں۔ جن کا صدمہ آپ نے نہایت صبر سے برداشت کیا۔ ان کی ایک بیٹی مکرمہ فوزیہ خالد صاحبہ کو انہوں نے خود پالا اور پھر اس کی شادی بھی خود ہی کی۔ اسی طرح ہمارے والد محترم چودھری محمد دین صاحب دسمبر 2003ء میں وفات پا گئے تھے ان کی وفات پر بھی نہایت صبر کا مظاہرہ کیا۔ آپ نے پسماندگان میں چار بیٹے مکرم چودھری مبشر احمد صاحب کارکن دارالضیافت، مکرم چودھری مظفر احمد صاحب، خاکسار، مکرم چودھری وحید احمد صاحب ربوہ، 8 پوتے پوتیاں اور ایک نواسی یادگار چھوڑی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محترمہ والدہ صاحبہ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

وہ احباب جنہوں نے گھر تشریف لا کر یا بذریعہ فون تعزیت کی اور مشکل گھڑی میں ہماری ڈھارس بندھائی۔ خاکسار تہہ دل سے اپنے تمام خاندان کی طرف سے تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین آئندہ بھی ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم مبارک احمد نجیب صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بہو کی بڑی بہن مکرمہ شمامۃ الظفر صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا سرفراز احمد صاحب (جو 28 مئی 2010ء کے سانحہ میں شدید زخمی ہوئے تھے) انتڑی کی تکلیف کے باعث 10,9 ماہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ 6/اپریل 2012ء کو بعمر 28 سال قضاء الٰہی سے وفات پا گئیں۔ موصوفہ برادرم محترم مرزا محمد اسحاق صاحب سکنہ قینچی امرسدھو لاہور کی بڑی بیٹی تھیں۔ موصوفہ نے اپنی لمبی بیماری نہایت صبر اور شکر سے برداشت کی اور کبھی گلہ یا شکوہ نہیں کیا۔ مرحومہ کی نماز جنازہ اسی روز پہلے لاہور میں ان کی رہائش گاہ اپر مال سکیم پر مکرم محمود احمد طاہر صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر لاہور نے پڑھائی۔ مرحومہ چونکہ موصیہ تھیں اس لئے ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ بیت المبارک میں نماز مغرب کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد الدین ناز صاحب، ناظر تعلیم القرآن ووقف عارضی نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے خاوند کے علاوہ ایک بیٹی نادیہ سرفراز بعمر ساڑھے تین سال، ایک بیٹا ذکی احمد بعمر دو سال، بوڑھے والدین، 3 بھائی اور 3 بہنیں چھوڑی ہیں۔ مرحومہ مکرم مرزا محمد اسماعیل صاحب قادیانی ثم سندھی کی پوتی اور مکرم حکیم مرزا خورشید احمد صاحب سکنہ غوطہ سراج ضلع نارووال ثم ننکانہ صاحب کی نواسی تھیں۔

خاکسار تمام اہل خانہ کی طرف سے ان سب احباب واقارب کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ جنہوں نے موصوفہ کی بیماری کے دوران کسی قسم کا بھی تعاون کیا۔ خاص طور پر خدام لاہور کا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزاء خیر سے نوازے پھر موصوفہ کی وفات کے بعد ان تمام احباب کرام اور عزیز واقارب کا بے حد ممنون ہوں کہ جنہوں نے گھر آ کر یا بذریعہ فون تعزیت کر کے ہمارے دکھ میں شامل ہوکر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اس کے بچوں کا حافظ وناصر ہو۔ آمین

المناک سانحہ

مکرم مولانا صفی الرحمٰن خورشید صاحب مینیجر نصرت آرٹ پریس ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

نہایت افسوس سے اطلاع دے رہا ہوں کہ خاکسار کے ماموں زاد بھائی مکرم جاوید اقبال سنوری صاحب ابن مکرم چوہدری محمود احمد صاحب سنوری آف کوئٹہ 20/اپریل 2012ء کو بھوجا ائیرلائن کے حادثہ میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ آپ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔ آپ 1952ء میں گوجرہ میں اپنے ننھیال میں پیدا ہوئے۔ اور والد صاحب کے ہمراہ کوئٹہ میں لمبا عرصہ قیام کیا والد صاحب کی وفات کے بعد کراچی میں شفٹ ہو گئے۔ وہاں سامان کی کلیرنگ اور فارورڈنگ کے کام سے منسلک تھے۔ بڑے محنتی، خلافت اور جماعت سے اخلاص رکھتے تھے۔ آپ کے جنازہ کو اسلام آباد کے خدام کے ہمراہ کراچی لایا گیا اور محترم شکیل احمد مرزا صاحب مربی سلسلہ کراچی نے نماز جنازہ پڑھائی اور گلشن احمد میں تدفین کے بعد دعا مربی صاحب موصوف نے ہی کروائی۔ آپ نے پسماندگان میں والدہ محترمہ صادقہ تسنیم صاحبہ اور بیوہ محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ کے علاوہ تین بیٹے عزیزم ایمن جاوید، دانش جاوید اور مارد جاوید پرتھ آسٹریلیا چھوڑے ہیں۔ تینوں غیر شادی شدہ اور زیر تعلیم ہیں۔ اس کے علاوہ دو بھائی مکرم بلند اختر صاحب، مکرم مظہر اقبال صاحب امریکہ، دو ہمشیرگان محترمہ نعیمہ صاحبہ لاہور اور مکرمہ شمیم اختر صاحبہ امریکہ یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کے تینوں بیٹے آسٹریلیا سے جنازہ کیلئے پہنچ گئے تھے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری ریاض احمد ساہی صاحب ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ بلڈ پریشر اور شوگر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ کے CCU میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت وسلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

خبریں

امریکہ کی پاکستان کو دھمکی امریکہ نے پاکستان کو دھمکی دیتے ہوئے کہا ہے کہ اگر پاکستان نے ایران کے ساتھ گیس پائپ لائن منصوبہ پر عمل کی کوشش کی تو اس پر پابندیاں عائد کر دی جائیں گی۔ امریکی وزیر خارجہ نے کانگرس میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ امریکہ ایران پر پابندیاں عائد کر کے گھیرا تنگ کر رہا ہے مگر اس صورتحال میں پاکستان کی جانب سے ایران سے گیس پائپ لائن معاہدہ کیلئے بات کی جا رہی ہے۔ پابندیوں کے بعد پاکستان کی ڈگمگاتی معیشت مزید بدحالی سے دوچار ہو جائے گی۔

نجی پاور کمپنیوں کو 452 ارب روپے کی ادائیگیوں کا انکشاف وفاقی حکومت کی طرف سے رواں مالی سال 12-2011ء کے پہلے 9 ماہ کے دوران پبلک سیکٹر سے تعلق رکھنے والی پاور کمپنیوں کو بجلی کی خریداری کی مد میں صرف 164 ارب روپے جبکہ اس کے مقابلہ میں نجی بجلی پیدا کرنے والی پاور کمپنیوں کو 452 ارب روپے کی ادائیگیاں کرنے کا انکشاف ہوا ہے۔ پاور کمپنیوں کو ادائیگیوں میں بڑے پیمانے پر پائی جانے والی تفریق توانائی بحران کی بنیادی وجہ ہے اور اگر حکومت پبلک سیکٹر کی پاور کمپنیوں کو ادائیگیاں زیادہ کرے تو بجلی بحران پر کسی حد تک قابو پایا جا سکتا ہے اور ان کی بجلی سستی بھی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ حکام اس طرف توجہ دیں۔

مہران بینک انکوائری رپورٹس گم سپریم کورٹ آف پاکستان نے اصغر خان کیس میں مہران بینک انکوائری رپورٹس کی گمشدگی پر سخت برہمی کا اظہار کرتے ہوئے اٹارنی جنرل کو ہدایت کی ہے کہ وہ سیکرٹری داخلہ کو اپنے آفس بلا کر رپورٹس کی گمشدگی سے متعلق معلومات حاصل کریں اور ذمہ داران کے خلاف مقدمہ درج کیا جائے۔

طیاروں کا معائنہ شروع بھوجا ائیر لائن کے طیارے کو حادثہ پیش آنے کے بعد وزارت دفاع کی ہدایات کی روشنی میں نجی کمپنیوں کے طیاروں کے تکنیکی معائنے کا کام شروع کر دیا ہے۔ چیکنگ کے باعث نجی ائر لائنز کا فلائٹ کا شیڈیول متاثر ہوا ہے۔ بھوجا ائر لائن کا لاہور سے کراچی آپریشن معطل کر دیا گیا ہے۔

لان ہی لان
لان 2012ء کے نئے پرنٹ آگئے ہیں
0333-6550796
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی سٹور ربوہ

عجائبات عالم

دنیا کا سب سے بڑا جزیرہ
گرین لینڈ

شمالی امریکہ کے شمال مشرق میں شمالی بحر اوقیانوس میں واقع گرین لینڈ کا رقبہ 21 لاکھ 75 ہزار 600 مربع کلومیٹر ہے۔ اگر براعظموں کو شامل نہ کریں تو گرین لینڈ دنیا کا سب سے بڑا جزیرہ ہے جو کہ شمالی بحر اوقیانوس اور بحر آرکٹک کے درمیان واقع ہے۔ اس کی شرقاً غرباً لمبائی 1290 کلومیٹر ہے۔ اس کی سرزمین سرسبز اور گھنے جنگلات پر مشتمل ہے۔

اس کی ناہموار ساحلی پٹی اندازاً 24 ہزار 400 میل طویل ہے اور اس ساحلی پٹی کی طوالت تقریباً اتنی ہی ہے جتنی خط استواء پر زمین کا ایک سرے سے دوسرے سرے تک فاصلہ ہے۔ گرین لینڈ کے مشرقی اور مغربی ساحلوں پر پہاڑی سلسلے واقع ہیں۔

شمال سے جنوب کی سمت یہ جزیرہ تقریباً 1660 میل لمبا ہے۔ اس کا صرف 30 ہزار مربع میل قطعہ اراضی برف کے بغیر ہے۔ باقی کا تقریباً 7 لاکھ مربع میل سے زائد رقبہ انتہائی دبیز برف کی چادر سے ڈھکا ہے۔

گرین لینڈ کا دارالحکومت گوڈ تھا۔ جبکہ آبادی 56 ہزار کے لگ بھگ ہے۔ گرین لینڈ کو 982ء میں ایک نارویجین مہم جو ایرک دی ریڈ (Eric the Red) نے دریافت کیا۔

1585ء میں اسے جان ڈیوس نے دوبارہ دریافت کیا۔ اہل ڈنمارک نے 1721ء میں یہاں پہلی بستی بسائی۔ 1774ء میں ڈنمارک نے اس پر مکمل قبضہ کیا۔

مئی 1921ء میں ڈنمارک نے گرین لینڈ کے پورے جزیرے کو ڈنمارک کی شاہی حکومت کی ملکیت قرار دیا۔ 9/اپریل 1941ء کو حکومت ڈنمارک کی اجازت سے امریکہ نے یہاں فوجی اڈے قائم کئے۔ جنوری 1979ء میں ایک عوامی ریفرنڈم کے بعد اسے مکمل داخلی خودمختاری ملی لیکن یہ اب بھی ڈنمارک کے ماتحت ہے۔

سائنسدانوں نے گرین لینڈ کی برفانی چادر پر تحقیق کا کام شروع کر دیا ہے۔ تاکہ دنیا کے بدلتے ہوئے موسموں کی تاریخ کے بارے میں معلوم کیا جا سکے۔

سروس شوز پوائنٹ کالج روڈ سے اقصیٰ روڈ پر منتقل ہو چکی ہے
سروس شوز پوائنٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
سکول شوز کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
0476212762-0301-7970654

For Genuine TOYOTA Parts
AL-FURQAN
MOTORS PVT LIMITED
Ph: 021-7724606 7724609
47- Tibet Centre M.A. Jinnah Road, KARACHI

TOYOTA, DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
فون نمبر 021-7724606 7724609
47۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3

ربوہ میں طلوع وغروب 25/اپریل

طلوع فجر	4:02
طلوع آفتاب	5:27
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	6:46

ضرورت چوکیدار/ خدمتگار

صدر انجمن احمدیہ کی کوٹھی بیت الفضل اسلام آباد کیلئے ایک خدمت گار کی ضرورت ہے۔ خواہشمند حضرات فوری طور پر اپنی درخواست امیر صاحب / صدر حلقہ کی تصدیق کے ساتھ نظامت جائیداد میں خود آکر پیش کریں۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

قابل اعتماد مفید و مجرب ادویہ

زدجام عشق	1500/-	شباب آور موتی	700/-
زدجام عشق خاص	9000/-	معجون فلاسفہ	100/-
نواب شاہی	9000/-	حب ہمزاد	90/-
سونے چاندی گولیاں	900/-	تریاق مثانہ	300/-

کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434,6211434

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہوزری، جنرل، والیس اور مصالحہ جات کا مرکز
النور ڈیپارٹمنٹل سٹور
مہران مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: رانا احسان اللہ خان
047-6215227,0332-7057097

FR-10